تنہائی

چاہت شیخ

NOVEL HUT

All rights are reserved by the author , you can't copy or

steal any of the scenes written in this novel .

If you do so, serious action will be taken .

JazakAllah

انتساب

میں تنہائی ہر اُس شخص کے نام کرتی ہوں جو صبر کرتے ہیں اور خاموش رہتے ہیں اپنی تنہایوں کے اُس شور میں جسے وہ ظاہر نہیں کر پاتے..!!

NOVEL HUT

قربانی کس کی...؟

NOVEL HUT

پیش لفظ

انسان کی دسترس میں چاہے لاکھوں نعمتیں ہو۔بس ایک ادھُوری خواہش سب کی اہمیت گھٹا دیتی ہے۔
کتنا نادان ہے نا یہ انسان بھی ایک "لاحاصل" کی اُمید پر کتنے ہی "حاصل" ٹھکرا دیتا ہے۔
اور یہ تنہائیاں ہمیشہ کے لیے تو نہیں ہوتی نہ....اور اتنی بڑی بھی نہیں ہوتی ہے جتنا ہم اسے بنا دیتے ہے کبھی سنا ہے....
کے اندھیروں نے سویرے ہونے نہیں دیے۔

حصہ اوّل

صبح کا وقت تھا قریباً ساڑھے آٹھ بج رہے تھے ائزل اپنے بیڈ پر سوئی ہوئی تھی تبھی الارم بجی ائزل نے بند آنکھوں سے ہی سائڈ ٹیبل پر فون ڈھونڈنے کے لیے ہاتھ رکھا فون ملنے پر الارم بند کر کے وہ پھر سو گئی۔

خدیجہ کچن میں تھی حافظ کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی وہ آج ائزل کو اٹھانے نہیں آئی تھوڑی دیر بعد ائزل کی آنکھ کھلی نو پینتالیس ہو چکے تھے اُسنے آنکھیں کھولی اور گھڑی کی طرف دیکھتی ہوئی چِلاّ اٹھی۔

"اللہ میں سو گئی تھی" وہ بولتی ہوئی جلدی سے اٹھ کر واشروم کی طرف چلی گئی

۔

ائزل واشروم میں ہی تھی کے خدیجہ ائزل کے کمرے میں اُسے اٹھنے کے لیے آئی اُس نے ائزل کو آواز لگائی ۔

"ائزل " وہ بولتی ہوئی بیڈ پر جا بیٹھی ۔

ائزل جلد بازی میں واش روم سے باہر آئی۔

"کیا مما آج آپ اٹھانے کے لیے بھی نہیں آے پتہ ہے میں ابھی اٹھی ہوں"

وہ اپنے بالوں کو پونچتی ہوئی آئینے میں جا کھڑی تھی۔

"بیٹا میں ہی آج دیر سے اٹھی ہوں تمہارے پاپا کو بھی آج دیر ہو گئی "خدیجہ بولتی ہوئی بیڈ سے اٹھی۔

"چلو تم تیار ہو کر نیچے آجاؤ میں ناشتہ لگاتی ہوں " وہ بولتی ہوئی کمرے سے باہر جانے لگی ائزل بھی اپنی ٹیبل پر سے بیگ لے کر اُس میں بوکس ڈالنے لگی اُسنے بیگ بیڈ پر رکھ دیا اپنے بالوں کو اوپر کر کے جوڑا باندھا پھر الماری سے

سکارف نکل کر مفلر کی طرح اوڑھ ، ایک سائڈ کندھے پر بیگ لیے نیچے ناشتے کے لیے چلی آئی۔

ناشتے کے بعد وہ کالج کے لیے نکل گئی کالج پہنچتے ہی وہ جیسے ہی گیٹ کے اندر آئی انابیا درخت کے نیچے بینچ پر بیٹھی اُسکا انتظار کر رہی تھی ائزل اُسے آواز لگاتی ہوئی اُسکے قریب آئی۔

"انابیا"

"بہت جلدی آگئی تم پتہ بھی ہے میں کب سے تمھارا انتظار کر رہی تھی" انابیا غصے میں بولنے لگ گئی۔

"میں ٹائم سے اٹھی تھی لیکن میری آنکھ لگ گئی اور مما بھی نہیں آ ے اٹھانے کے لیے اسلئے دیر ہو گئی آج " وہ بولتی ہوئی انابیا کے برابر بینچ پر بیٹھ گئی ۔

"وہ سب چھوڑو تمھیں پتہ ہے آج کیا ہے۔آج ہماری دوستی کو پورے سات سال کمپلیٹ ہو گئے ہے اور تمھیں پتہ ہے کہتے ہے کے جن کی دوستی سات سال سے زیادہ ٹک جائے وہ کبھی ختم نہیں ہوتی"انابیہ بہت ہی خوش تھی وہ ے ائزل کے ہاتھ پکڑ کر بولی۔

"ہاں ہاں بھئی پتہ ہے مجھے "۔ائزل کے اس جواب پر انابیاء کو کچھ ٹھیک نہیں لگا وہ عجیب سا چہرہ بناتی ہوئی پوچھنے لگی۔

"تمھیں سن کر خوشی نہیں ہوئی"

NOVEL HUT

"نہیں انابیاء ایسی کوئی بات نہیں ہے"ائزل غمگین انداز میں بول رہی تھی اُسنے دھیمی آواز میں بولنا شروع کیا۔

"دیکھو نہ ہم سات سالوں سے ایک ساتھ ہے اور یہ ہمارا لاسٹ ایئر تھا اس کے بعد تم اپنے گھر چلی جاؤ گی ہمارے راستے الگ ہو جائے گے پھر پتہ نہیں ہم کبھی مل بھی پا ے گے یہ نہیں اب تم ہی بتاؤ ایسی سچویشن میں میں کیسے خوش ہو جاؤں ۔"

انابیاء اُسکی بات سن کر سوچنے لگی۔

"ہمم ....بات تو صحیح ہے لیکن یار ابھی تو ٹائم ہے نہ اور اس میں دکھی ہونے والی کون سی بات ہے ہاں ہم روز نہیں مل پائے گے لیکن ہم روز بات تو کر سکتے ہے نہ آفٹر آل دو جسم ایک جان ہے ہم ۔"اُس کی بات سن کر ائزل ہنس پڑی۔

"ہمم .... وہ تو ہے۔"

"چلو اب کلاس شروع ہونے والی ہے باتوں کے چکر میں کہیں لیٹ نہ ہو جائیں۔"

انابیاء اور ائزل کلاس کی طرف چل پڑے ۔

(کلاس ختم ہونے کے بعد دونوں باہر آرہے تھے)

"سنو ائزل مجھے تمھاری نوٹس دو نہ کمپلیٹ کر کے کل لوٹا دوں گی۔"

"ہاں لے جاؤ لیکن پچھلی بار کی طرح خراب نہ کر دینا۔"

"ارے بابا نہیں کرونگی خراب اب تو دے دو ۔"

"ہاں"

"ویسے تمھیں آگے ایم بی اے کرنا ہے نہ"

انابیاء نے نوٹس بیگ میں ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں یار کرنا تو ہے لیکن مما بابا نے صاف منا کے دیا۔"

"وہ کیوں"

"اسکے لیے مجھے دہلی آنا پڑے گا اور تو اور ہوسٹل میں رہنا ہوگا مما بابا ہوسٹل میں رہنے کے خلاف ہے۔"

ائزل بہت ہی اُداس ہو گئی تھی انابیاء کو وہ اُداس اچھی نہیں لگی وہ ایک دم ہی بول پڑی ۔

"ارے تو تم وہاں اکیلی تو نہیں ہوگی نہ میں بھی تو رہوں گی۔"ائزل اُسے حیرت سے دیکھنے لگی ۔

"ایسے کیوں دیکھ رہی ہو میں مذاق نہیں کر رہی ہوں ۔"

"تمھیں تو ایم -بی - اے نہیں کرنا تھا اب کیا ہوا۔"

انابیاء اس کی بات سن کر مسکرائی ۔

"ائزل کرنا تو نہیں تھا لیکن اب سوچ رہی ہو کرنے"۔

"اچانک کیا ہو گیا ہے تمھیں ؟؟ پتہ نہیں مجھے تمہاری یہ مسکراہٹ عجیب لگ رہی ہے"۔

انابیاء کھو سی گئی تھی۔

"اس سے ملنے کے بہانے مل جائے گے" ائزل کو کچھ سمجھ نہیں آیا اُسے پھر پوچھا۔

کیا کہا... کس سے؟

انابیاء ھڑبڑھا گئی اور کچھ بڑھ بڑھانے لگی۔

"امم وہ... میں... وہ ک... کچھ نہیں۔"

"انابیاء تم کچھ چھپا رہی ہو کیا بول رہی تھی بتاؤ نہ"۔

"ارے نہیں نہیں ایسا کچھ نہیں ہے ائزل "۔۔ وہ جانے لگی ائزل نے انابیاء کے ہاتھ پکڑ کر روک لیا۔

"نہیں کچھ تو ہے بتاؤ مجھے کیا بول رہی تھی تم"۔

"ائزل کوئی بات نہیں ہے"۔

"کچھ تو ہے بتاؤ مجھے جاننا ہے"۔ وہ اب ضد کرنے لگی۔

" سہی وقت آنے پر بتا دونگی"۔

"کیوں ابھی سہی وقت نہیں ہے کیا"۔

"نہیں ابھی سہی وقت نہیں ہے "۔

"ارے لیکن"

"ائزل ابھی نہیں "۔ وہ کچھ بولتی اُس سے پہلے ہی انابیاء نے بات کاٹ دی پھر ائزل نے کوئی سوال نہیں کیا۔

"اور سنو تم پیپرز ختم ہونے کے بعد پھر ہوسٹل کے بارے میں پوچھنا اپنے مما بابا سے"۔

"انابیاء وہ مجھے صاف منا کر چکے ہیں"۔

"ائزل یار کوشش تو کرو اور تم چاہو تو میں تمہارے ساتھ چلوگی اور میں بولوگی نا انہیں کے تم ہوسٹل میں اکیلی نہیں رہوگی میں بھی ہوگی تمہارے ساتھ وہاں اور میں منا لونگی انہیں وہ منا نہیں کرے گے"۔

"اچھا ٹھیک ہے اگر تم کہتی ہو تو کرے گے بات لیکن پرومس کرو تم میرے ساتھ چلوگی"۔

"ہاں میں تمہارے ساتھ چلوگی پرومس "۔

"ہمم یہ ہوئی نہ بات چلو اب گھر جانے کا ٹائم ہو گیا ہے"۔ ائزل اپنے ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی کی طرف دیکھتی ہوئی بولی ۔

"اچھا چلو پھر کل ملتے ہیں کل پیپر ہے ٹائم سے آجانا "۔

انابیاء دوسرے راستے کی طرف مڑی ۔

"ہاں اور تم نوٹس یاد سے لانا "۔

"اوکے بائے "

"ہمم بائے "

NOVEL HUT

ائزل گھر پہنچی باہر کا گیٹ کھول کر اندر آئی اور مین ڈور پر کھڑی ہو گئی ۔اس نے دیکھا کے آمنہ خالہ گھر آئی ہوئی ہے وہ اندر داخل ہوئی۔

"السلامُ علیکم"

"وعلیکم اسلام کیسی ہو بیٹا"

"الحمدللہ ٹھیک ہو خالہ "ائزل جواب دیتے ہوئے آمنہ خالہ کے ساتھ والے سوفے پر بیٹھ گئی۔

"بہت دنوں بعد دیکھ رہی ہوں کتنی بڑی ہو گئی ہے تمھیں پتہ ہے خدیجہ یاسیر کی شادی میں دیکھا تھا کتنی چھوٹی سی تھی یہ"۔ آمنہ خالہ نے ائزل کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

خدیجہ مسکراتے ہوئی بولی۔" بچے دیکھتے ہی دیکھتے چھوٹے سے بڑے کب ہو جاتے ہیں پتہ ہی نہیں چلتا"۔

"چلو بیٹا جلدی سے منہ ہاتھ دھو کر فریش ہو آؤ میں کھانا لگاتی ہوں"۔

"جی مما"... خدیجہ کے کہنے پر وہ سیڑھیوں کی طرف جانے لگی۔

وہ فریش ہو کر کمرے کے باہر آئی اور کمرے کا دروازہ بند کیا۔وہ اچانک مڑی تو سامنے کسی لڑکے سے ٹکرا گئی۔

"اف سوری سوری" ۔وہ پیچھے ہٹتے ہوئے بولا۔

سفید شرٹ پر بلیک پینٹ اچھی خاصی ہائیٹ اور اُسکی آنکھیں بلیک تھی۔

ائزل نے اُسے پہلی بار دیکھا تھا اور اچانک ٹکرانے کی وجہ سے وہ گھبرا گئی تھی ۔

"جی آ..آپ کون ...امم ایک منٹ آپ آمنہ خالہ کے ساتھ آئے ہیں نہ"

"ہمم اُن ہی کے ساتھ آیا ہوں..میں غلط نہیں ہو تو تم ائزل ہو ہیں نہ "۔

"جی ہاں میں ہی ائزل ہوں "۔

"ہمم"وہ بس ہمم بول کر سیڑھیوں کی طرف جانے لگا۔

ائزل تیزی سے اسکے آگے نکلی اور بھاگتی ہوئی سیڑھیوں سے اترنے لگی۔

ائزل کو ایسے بھاگتی ہوئی دیکھ کر وہ اُسے دیکھتا ہی رہ گیا۔پھر من ہی من میں بولنے لگا۔

"چہرے سے کتنی معصوم لگتی ہے لیکن ہے کتنی شرارتی"۔

(اوپر سے سیڑھیاں نیچے ہال کی طرف اترتی تھی۔ سیڑھیوں کے رائٹ سائڈ ایک روم تھا جسکا دروازہ لون میں کھلتا تھا۔ہال کے لیفٹ سائڈ میں کچن تھا اور کچن کو لگ کر ہی ڈائننگ روم تھا)

کھانا لگ چکا تھا ائزل بھاگتی ہوئی ٹیبل کی طرف آئی اور چیر آگے کھینچ کر بیٹھ گئی۔اُسکے پیچھے روحان بھی آیا اور ائزل کے سامنے والی چیر پر بیٹھ گیا۔

کھانا شروع ہوا ہی تھا کے ائزل کی فون کی رنگ بجی اُسنے کال پک کی۔

"ہیلو"

"ہیلو سنو نہ کیا کر رہی ہو ابھی" انابیاء کال پر پوچھ رہی تھی۔

"ڈانس کر رہی ہوں آجاؤ تم بھی کر لو" ائزل نے غصے میں جواب دیا۔

اُسکی بات سن کر روحان اپنی ہنسی نہیں روک پایا اور ہنس پڑا ائزل اُسے غصے سے دیکھنے لگی۔ ائزل کو غصے میں دیکھ کر روحان اپنی نظریں جھکائے کھانا کھانے لگ گیا۔

"اچھا سنو انابیاء کھانا کھا رہی تھوری دیر میں کال کرتی ہوں"۔ وہ کال پر بول رہی تھی لیکن نظر اب بھی روحان کی طرف تھی۔

"کس بات پر دانت دیکھا رہے تھے"۔ائزل نے غصے سے روحان کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

خدیجہ اور آمنہ ائزل کو دیکھنے لگے۔اُس کی اس بدتمیزی پر خدیجہ نے ائزل کو ڈانٹ لگائی۔

FROM NOVEL-HUT

If you are a writer and confused about where to publish

your novel , no worries . novel - hut is here.

to publish your contact us on instagram : novel_hut_ .

Enjoy reading !

"ائزل یہ کیا بدتمیزی ہے بڑوں سے ایسی بات کرتے ہیں سوری بولو ابھی"۔ وہ غصے سے دھاڑی ۔

"لیکن مما م... میرا مطلب تھا کے کھاتے وقت ہنسا نہیں کرتے میں بس وہی سمجھ رہی تھی"۔

ائزل نے ہڑبڑاتے ہوئے جواب دیا۔ تبھی روحان ایکدم ہی بول پڑا ۔

"ارے آنٹی دانٹے نہیں بچی ہے وہ اپنی بات پوری نہیں کر پائی بس اُسکا کوئی غلط مطلب نہیں تھا"۔

ائزل روحان کو حیرت سے دیکھنے لگی۔

روحان اپنا کھانا ختم کر کے جانے لگا تبھی خدیجہ نے ٹوک کر کہا ۔

"ارے بیٹا کھایا بھی نہیں اتنی جلدی اٹھ گئے"

"نہیں آنٹی بس "۔ روحان چیر سے اٹھ کر آگے ہی بڑا تھا کے آمنہ نے آواز لگائی۔

"روحان سنو... تمہارے پاپا نے کہا ہے کال کرنے یاد سے کال کر دینا"۔

"جی امّی... کر دونگا"

ائزل شوکڈ ہو گئی تھی اُسے اپنا ہاتھ منہ کے پاس لاکر روک دیا اور دھیری آواز میں بولی۔

"امّی.... کیا روحان آمنہ خالہ کا بیٹا ہے"۔

تبھی خدیجہ اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولی ۔

"کیا ہوا رک کیوں گئی تم "

"ک... کچھ نہیں مما" اتنا کہہ کر وہ کھانا کھانے لگ گئی۔

NOVEL HUT

کھانے کے بعد سب لان میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ تبھی حافظ نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"خدیجہ ائزل کہا ہے نظر نہیں آ رہی"۔

"اپنے روم میں ہوگی۔ کیوں کیا ہوا ہے"

"روز کھانے کے بعد لان میں آتی ہے آج دکھائی نہیں دی اسلئے پوچھا"۔

"وہ اُسکے ایگزام شروع ہو رہے ہے کل سے بس پڑھائی کر رہی ہوگی"۔ خدیجہ اتنا کہہ کے آمنہ سے بات کرنے لگ گئی۔

تبھی روحان کا فون بجا وہ اٹھ کر اندر چلا گیا۔

"بابا..چائے"۔پیچھے سے آواز آئی حافظ نے پیچھے پلٹ کر دیکھا ائزل چائے لے کر آ رہی تھی۔

"او و..مجھے لگا آج بھول گئی"

"بابا میں سب بھول سکتی ہوں لیکن آپ کی چائے اور میڈیسن نہیں" ائزل نے چائے کا ٹرے ٹیبل پر رکھا اور سب کو چائے دینے لگی وہ روحان کے لیے بھی چائے لائی تھی روحان کہیں نظر نہیں آیا تو اُس نے خدیجہ کو چائے دیتے ہوئے پوچھا۔

"مما...روحان کہا ہے"

"وہ ابھی ابھی اندر گیا ہے"خدیجہ نے ائزل کے ہاتھ سے چائے کا کپ لیا۔

"اچھا موقع ہے چائے بھی دے دونگی اور سوری بھی بول دونگی "وہ من میں بولی۔

"مما میں روحان کو چائے دے آتی ہوں"ٹرے سے چائے کے دو کپ لے کر وہ اندر چلی گئی۔

وہ گیسٹ روم کی طرف گئی لیکن اُسے روحان نظر نہیں آیا وہ روحان کو دیکھنے ٹریس پر چلی آئی۔

روحان کال پر بات کر رہا تھا ائزل نے دیکھا نہیں اور پیچھے سے آواز لگائی۔

"چائے"

"نو تھنکس" روحان نے بغیر پیچھے دیکھے بول ہی دیا۔

"کیا آپ ناراض ہے مجھ سے" تبھی روحان نے پیچھے پلٹ کر دیکھا چائے ائزل لائی تھی۔

ائزل نے روحان کو کال پر بات کرتے ہوئے دیکھا تو وہ وہاں سے جانے لگی۔

"اچھا میں بعد میں کال کرتا ہوں" روحان نے ائزل کو جاتے دیکھ کال کاٹ دی۔

"ائزل"

NOVEL HUT

"ہاں.... وہ میں چائے لائی تھی" وہ چائے لے کر آگے آئی۔

"امم اچھا.. مجھے لگا کوئی اور ہے میں نے تمھیں دیکھا نہیں تھا"

"سوری روحان..مجھے آپ سے اس طرح سے بات بھی کرنی چاہیے تھی"وہ اپنی نظریں جھکائے ہوئی بولی۔

روحان نے ائزل کے ہاتھ سے چائے کے کپ لیے اور ٹیبل پر رکھ کر کہنے لگا۔

"ارے نہیں ائزل کوئی بات نہیں مجھے برا نہیں لگا ویسے بھی جان ہی گیا ہو کے کتنی شرارتی ہو تم"

NOVEL HUT

"وہ کیسے" ائزل نے اپنی نظریں اٹھا کر اُسے دیکھا اور پوچھنے لگی۔

"ہمم ...اتنا معصوم چہرہ اور شرارتے دیکھو جس طرح سے تم سیڑھیوں پر بھاگ رہی تھی اور وہ کال پر ڈانس والی بات کی ۔وہ بولتے ہوئے ہنس پڑا اُسکے کے ساتھ ائزل بھی ہنسنے لگی اور ہنستے ہوئے بولی۔

"سوری کے ساتھ ساتھ شکریہ بھی مما کی ڈانٹ سے بچا لیا اپنے ورنہ مجھے بہت

ڈانت

پڑتی "

"ہمم.. مینشن نوٹ"

"وہ اکچلی مجھے پتہ نہیں تھا کے آپ آمنہ خالہ کے بیٹے ہے"

"کیا سچ میں .....جب تم نے پوچھا تھا کے آپ آمنہ خالہ کے ساتھ آے ہے

تو مجھے لگا تم نے پہچان لیا ہوگا "روحان کو سن کر حیرانی ہوئی۔

"مجھے لگا آپ گیسٹ ہے آمنہ خالہ کے ساتھ آے ہو گے مجھے تو یہ بات تب

پتہ چلی جب اپنے آمنہ خالہ کو امی کہا"

"او و... اسلئے تم مجھے اتنی حیرت بھاری نظروں سے دیکھ رہی تھی"

"ہاں میں واقعی حیران تھی۔پھر میں نے سوچا کے آپ سے معافی مانگ لینی چاہیے اسلئے چائے کے بہانے آئی ہوں یہاں "وہ ہنستے ہوئے بول رہی تھی لیکن روحان اُسے دیکھتا ہو رہ گیا وہ بغیر رکے بولتی جا رہی تھی۔وہ روحان کو اپنی طرف متاثر دیکھ کر روک گئی اور نیچے دیکھنے لگی روحان نے ائزل کی طرف سے نظر ہٹالی۔

"چائے آپ ٹھنڈی پیتے ہیں کیا" وہ چائے کے کپ اٹھاتے ہوئے شرارتی انداز میں بولی۔

NOVEL HUT

"ارے نہیں چائے ٹھنڈی کون پیتا ہے"

"تو پھر چائے ٹھنڈی ہو جائیگی پی لیں" ائزل نے چائے کا کپ روحان کے ہاتھوں میں تھمایا۔

"کچھ زیادہ بولتی ہو کیا میں"ائزل نے چائے پیتے ہوئے پوچھا۔

"ہمم... کچھ زیادہ نہیں بہت زبان چلتی ہے تمہاری" روحان نے چائے کا کپ ٹیبل پر رکھا اور اُسے چھیڑنے لگا۔

"اچھا لیکن میں زیادہ کسی سے بات نہیں کرتی لیکن اگر کسی کے ساتھ کمفرٹبل ہو گئی تو بہت بولتی ہوں"

"او و.. مطلب تم میرے ساتھ کمفرٹبل ہو"

"نہیں اگر کمفرٹبل ہوتی تو ابھی آپ کومہ میں ہوتے" وہ ہنستے ہوئے بول رہی تھی۔

NOVEL HUT

"وہ کیسے"

"وہ ایسے جناب.. میں بہت بولتی ہوں اگر میں ایک بار شروع ہو جاؤں نہ تو دنیا کی کوئی طاقت مجھے روک نہیں سکتی میری باتیں انسان کو اتنا تھکا دیتی ہے کے وہ ہمیشہ کے لیے بھی سو سکتا ہے" وہ ہنسنے لگی۔

"لیکن میں دوسروں کی طرح نہیں ہوں میں تمہاری پوری بات سنوگا اگر تم سنانا چاہو تو"

"ہاں آپ ایسا اس لیے بول رہے ہیں کیونکہ آپ ابھی مجھے جانتے نہیں ہے۔بہت بڑی آفت ہوں میں"

"خود ہی خود کو آفت کہہ رہی ہو"

"کیونکہ میں جھوٹ نہیں بولتی بائے دو ے آپ زیادہ فری مت ہونا میرے ساتھ آپ جانتے نہیں ہے ائزل صدیقی کس مصیبت کا نام ہے"روحان ائزل کی بات سن کر ہنس پڑا۔

"آ.. آپ ہنس کیو رہے ہیں"

"کچھ نہیں بس یو ہی"وہ ہنستے ہوئے بولا۔

"کیوں ہنسے " ائزل اُسے غصے سے دیکھنے لگی۔

"وہ اس لیے میڈیم....کیو کے آپ بھی نہیں جانتی کے روحان احمد بھی کسی مصیبت سے کم نہیں ہے"۔

"او و.... اچھا... لیکن مجھ سے بڑی مصیبت تو نہیں ہو سکتے"

"ہمم ٹھیک ہے تم سے چھوٹی مصیبت بس"

"اوہ نو... ائزل اپنے ماتھے کو پکڑ کر کھڑی ہو گئی۔

"ارے کیا ہوا تمھیں"

"کل سے ایگزام اسٹارٹ ہو رہے ہیں اور میں ہوں کے بے شرموں کی طرح یہاں گپے لڑا رہی ہوں"

"او بس اتنی سی بات تم نے تو ڈرا ہی دیا مجھے"

"یہ آپکو چھوٹی سی بات لگ رہی ہے شام ہونے کو ہے اور میں نے اب تک بوکس کھول کے بھی نہیں دیکھی ہے"

"اگر تم چاہو تو میں کوئی ہیلپ کر دوں اسٹڈی میں"

"کیا ہیلپ کروگے... اور کیسے کروگے"؟

"میں تو بس پوچھ رہا ہوں آگر کچھ ہیلپ چاہیئے تو ضرور بتانا"

"ہمم ٹھیک ہے ضرورت پڑی تو ضرور بلاوگی"ائزل بولتے ہوئے چلی گئی۔

"ارے ارے چائے کے کپ تو لے جاؤ..."وہ کھڑا ہو کر آواز لگانے لگا لیکن ائزل نے سنا نہیں روحان پھر بیٹھ گیا۔

"یہ لڑکی بھی نہ چلو کوئی بات نہیں میں ہی رکھ آتا ہوں"روحان نے ٹیبل سے چائے کے کپ اٹھائے اور نیچے جانے لگا۔

روحان نے کچن پر کپ رکھے تبھی خدیجہ کچن میں آئی۔

"بیٹا روحان تم یہاں کچھ چاہیے تمھیں"

"نہیں آنٹی بس چائے کے کپ رکھنے کے لیے آیا تھا"

"اچھا ائزل تمہارے ساتھ تھی نا کہا ہے وہ"

"وہ اپنے روم میں گئی ہے پڑھائی کرنے"

"اچھا ٹھیک ہے"

روحان کچن سے نکل کر سیڑھیوں کی طرف جانے لگا اُسکے دماغ میں پھر ائزل کی شرارت آئی وہ ہنستے ہوئی سوچنے لگا۔ "پاگل ہے یہ لڑکی ... لیکن خوش مزاج بھی"وہ گیسٹ روم کی طرف جا رہا تھا اس سے پہلے ہی ائزل کا کمرہ آتا تھا۔

ائزل کا کمرے کا دروازہ تھوڑا کھلا ہوا تھا روحان نے آہستہ سے دروازہ کھولا ائزل پڑھائی کے رہی تھی۔وہ مسکرایا اور دروازہ بند کر کے گیسٹ روم کی طرف چلا گیا۔

ائزل کو محسوس ہوا کہ شاید کسی نے دروازہ بند کیا اُسنے پیچھے مڑ کے دیکھا وہ کوئی نہیں تھا اور دروازہ بھی بند تھا

وہ وہم سمجھ کر پھر پڑھائی میں مشغول ہو گئی۔

رات ہو چکی تھی ڈنر بھی لگ چکا تھا۔خدیجہ گیسٹ روم میں گئی اور روحان کو کھانے کے لیے بلایا۔ پھر ائزل کے روم کا دروازہ کھٹکھٹانے کے لیے دروازے پر ہاتھ رکھا ہی تھا کے دروازہ کھل گیا۔

"ائزل.... کتنا پڑھوگی بس کرو اور کھانے کے لیئے چلو"خدیجہ بڑی فکر مندی سے بولی۔

"ہاں مما بس ہو ہی گیا ہے آتی ہوں"

خدیجہ دروازہ کھلا چھوڑ کر چلی گئی۔ تبھی روحان نیچے جا رہا تھا ائزل کے روم کا دروازہ کھولا دیکھ کر وہ اندر چلا آیا اور ائزل کو آواز لگائی۔

"ائزل"

"ہاں" ائزل پیچھے مڑی۔

"چار گھنٹوں سے پڑھ رہی ہو تم کیا تمھیں کھانا نہیں کھانا"

"ہاں بس.. جا ہی رہی تھی"

"کیا تم لگاتار چار گھنٹوں سے یہی پوزیشن میں بیٹھی ہو"

"مطلب" ائزل روحان کی طرف دیکھ کر پوچھنے لگی۔

"مطلب یہ کے جب میں تمھیں دیکھ کر گیا تب بھی تم ایسے ہی بیٹھی تھی"

"آپ آئے تھے... مجھے لگا ہی تھا کے کسی نے دروازہ بند کیا ہے لیکن میں نے دھیان نہیں دیا"

"ہاں تمھیں ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا اسی لیے چلا گیا "

روحان ائزل کے پاس گیا اور اس کے ہاتھوں سے بوک لیے کر ٹیبل پر رکھ دی۔

"اب بس کرو اور چلو کھانے"

وہ ائزل کا ہاتھ پکڑ کر کمرے سے باہر جانے لگا وہ پھر سیڑھیوں سے بھاگنے لگی۔

"ائزل آرام سے"

"یار آپ اتنی آرام سے کیو چلتے ہیں بھاگنے میں زیادہ مزہ اتا ہے "وہ روحان کا ہاتھ پکڑ کر سیڑھیوں سے بھاگنے لگی۔

"ارے ارے خود تو گرو گی مجھے بھی گراو گی تم"

"نہیں گرتے میں روز بھاگتی ہو اب تک نہیں گری "وہ روحان کو بھگاتے ہوئے نیچے لائی۔

دونوں ڈائننگ روم کی طرف جانے لگے سب کھانے کے لیے بیٹھے تھے وہ دونوں بھی کھانے کے لیے جا بیٹھے۔

رات کے کھانے کے بعد ائزل ٹیرس پر چلی آئی وہ روز ٹیرس پر جایا کرتی تھی۔روحان کھانے کے بعد ائزل کے کمرے کی طرف بڑھا۔

"ائزل" وہ اُسے آواز لگاتا ہوا اندر داخل ہوا ہی تھا کے ایک ٹھنڈی ہوا کہ جھوکا آکر اس سے ٹکرایا ہواوں میں اُسنے ائزل کی مہک محسوس کی اور لمبی لمبی سانسے بھرنے لگا۔

"کتنا سکون ہے ائزل کے کمرے میں... ہمم ہونا بھی چاہیے وہ شرارتی لڑکی کمرے میں نہیں ہے اسی لیے اتنا سکون ہے یہاں"وہ خود سے ہی باتیں کرنے لگا گیا۔

"ایک منٹ یہ لڑکی روم میں نہیں ہے تو ہے کہا" روحان کمرے سے نکل کر نیچے لان میں آیا جہاں سب بیٹھے باتیں کر رہے تھے روحان بھی جا کر بیٹھ گیا اور موقع دیکھتے ہی اُسنے خدیجہ سے پوچھ لیا۔

"آنٹی ائزل کہا ہے کہیں دکھائی نہیں دے رہی "

"وہ تو ٹیرس پر ہوگی"

"اچھا " روحان تھوڑی دیر بیٹھا اور اٹھ کر ٹیرس پر چلا آیا۔

"ائزل" اُسنے ائزل کو آواز لگائی لیکن ائزل کھوئی ہوئی سی تھی اُسنے سنا نہیں۔

روحان ائزل کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا۔ روحان نے پھر آواز لگائی ائزل نے

پھر بھی نہیں سنا۔روحان نے اس کے کندھے اور ہاتھ رکھا ہی تھا وہ ڈر گئی۔

"ہوو و...آپ" اس نے ہنکاری بھری۔

"ہاں میں"

"اپنے ڈرا ہی دیا مجھے"

"میں تمھیں پورے گھر میں ڈھونڈ رہا ہوں اور تم یہاں ہو"

"ہاں بس...میں روز رات کو یہاں آتی ہو ں"

"لیکن وہ کیوں"

"روز اُسے دیکھنے آتی ہوں" وہ دیوار پر ہاتھ ٹکائے کھڑی ہو گئی۔

روحان نے حیرت سے پوچھا۔"اُسے ... کسے ؟؟"

"اچھا کون ہے وہ ائزل" روحان کی بات سن کر وہ پیچھے مڑی ۔

"ارے بابا چاند کو دیکھنے آتی ہوں" وہ ماتھے پر ہاتھ مارتی ہوئے بولی۔

"اوہ...میں کچھ اور ہی سمجھا تھا" وہ ہنسنے لگ گیا۔

"مجھے لگا کسی.... ! !

"کچھ بھی نہ سمجھے پلزز.. " ائزل نے بات کاٹ دی۔

"ہمم...ویسے ایک بات تو بتاؤ" روحان ائزل کے برابر کھڑا ہوا۔

"جی پوچھے"

NOVEL HUT

"کیا تمھیں سچ میں کوئی پسند ہے ... ڈونٹ مائنڈ ہاں بس ایسے ہی پوچھ رہا ہوں"

"ہاں ....جیسا کی میں نے آپکو بتایا کے میں روز چاند کو دیکھنے آتی ہوں مجھے چاند بہت پسند ہے ۔ اگر وہ کوئی انسان ہوتا نا تو اپنا بنا کر ہی چھوڑتی " وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"اوہ اچھا تو اتنا مسکرا کیو رہی ہو وہ انسان تھوڑی ہے" روحان اُسے چھیڑنے لگا۔

"جناب ....لاحاصل کو سوچ کر مسکرا دینا بھی عِشق ہے"

"ہاں لیکن چاند کو چاہنے والے ہزاروں ہے محترمہ"

"ہمم .. اور لوگ اُسے رات بھر دیکھے یہ مجھے گنوارا نہیں"

"لوگ تو دیکھئے گے ہی نہ اب...یہ بول کر چھوڑ تو نہیں دے گے کے ائزل کو پسند ہے ہمیں نہیں دیکھنا چاہیے" وہ بھاری آواز میں ہنستے ہوئے بولا ۔روحان کی بات سن کر ائزل بھی ہنس پڑی ۔

"ویسے چاند کے علاوہ اور کیا پسند ہے ائزل کو" روحان کہنی دیوار پر ٹکائے ایک ہاتھ سر پر رکھ کر ائزل سے پوچھنے لگا۔

"مجھے" ائزل ہنکاری بھرتے ہوئے بولی ۔

"یہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں، چاند ستارے ، اندھیری رات، بارش، پھول ، اور سب سے زیادہ سفید گلاب، اور آخری عِشق گرما گرم چائے بس" اُسنے اَپنی لمبی سانس چھوڑی ۔

"وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن گلاب سفید ہی کیوں" روحان نے سیدھا کھڑا ہوتے ہوئے پوچھا۔

"کیونکہ..... سفید رنگ وحشت کا رنگ ہے، نفس کا رنگ ہے، پاک اور خالص بلکل روح جیسا"

""ہمم تمہاری پسند بھی تمہاری طرح ہے بلکل یونک "

"اب آپ بتائیں آپکو کیا پسند ہے" ائزل اَپنی دونوں کہنیاں دیوار پر ٹکائے، اپنے دونوں ہاتھ گالوں پر رکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔

"میری پسند میں خود بھی جانتا لیکن ہاں اگر کچھ پسند آجائے تو اُسکے آگے کچھ بھی پسند نہیں آتا۔ اور چاند دیکھنا کچھ خاص پسند نہیں، کبھی ٹھنڈی ہوائیں محسوس نہیں کی تھی اب کیا تو اچھی لگنے لگی، مجھے پھول ہر طرح کے پسند ہے اور مجھے چائے پسند نہیں ہے پیتا بھی نہیں ہوں میں"

"کیا...آپ کو چائے پسند نہیں بڑی عجیب بات ہے۔ ویسے کیوں پسند نہیں ہے چائے"

"بتایا تو کے زیادہ پیتا نہیں ہو اسلئے"

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں" وہ آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے بولی۔

"جیسے کی ایک ڈاکٹر ہوں...چائے صحت کے لیے اچھی نہیں ہوتی"

"اوہ.. وہ محبت ہی کیا جو تکلیف نا دے۔ خیر آپکو تکلیف نہیں اٹھانی آپ کی مرضی" وہ سیدھی کھڑی ہوتی ہوئی بولی۔

NOVEL HUT

روحان نے اپنی جیب سے فون نکلا ائزل پیچھے سر کر کے فون میں جھانک نے لگی۔

"کیا ہے... چھپا کیوں رہے ہو بتاؤ کون ہے یہ لڑکی"

"میری کلائنٹ ہے" ائزل روحان کے ہاتھ سے فون چھین کر ہنستے ہوئے بھاگی۔

"کیا کر رہی ہو ائزل فون دو"

"نہیں مجھے دیکھنا ہے" ائزل فون دیکھتے ہوئے ٹریس کی سیڑھیوں سے نیچے کی طرف بھاگی۔ اُسکے پیچھے روحان بھی بھاگتا ہوا آیا۔

"ائزل میرا فون دو"

"دیکھنے جیسا کچھ بھی نہیں ہے اس میں فون واپس کرو میرا"

"اگر دیکھنے جیسا کچھ نہیں ہے تو گھبرا کیو رہے ہے آپ"

NOVEL HUT

"بدمعاش لڑکی فون دو" روحان نے ائزل کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا اور اسکے ہاتھوں سے فون لینے کی کوشش کی لیکن وہ ہاتھ چھڑوا کر بھاگ نکلی۔

"فون تو تب ہی ملے گا جب ائزل چاہے گی" ائزل سیڑھیوں سے اترتی ہوئی بولی اور ہال کی طرف بھاگی۔روحان بھی اُس کے پیچھے آیا۔

(جاری ہے)

NOVEL HUT

CONTACT THE AUTHOR

If you want to contact the author we will mention her

instagram here .

Novel-hut at your service

JazakAllah

NOVEL HUT

writer's instagram :chahat shaikh